

جادو ظاہری اساب کا نہیں، بلکہ مخفی اساب کے ذریعے عمل کا نام ہے۔ بلذ پریش، ایکیڈنٹ تو ظاہری اساب ہیں، ان کا جادو سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جادو تو ایسا عمل ہے جس کے ذریعے کوئی شخص کسی ایسی بیماری میں بچتا ہو کر کمزور ہو جاتا ہے کہ حکیم اور ڈاکٹر اس کا سبب معلوم نہ کر سکیں۔ لیکن جس شخص کو ایسی بیماریاں لاحق ہوں جو ڈاکٹروں اور اطباء کو معلوم ہوں، یا موت کے ایسے اساب ہوں جو لوگوں میں معروف ہوں، جیسے ایکیڈنٹ وغیرہ، تو اس کو جادو کا نتیجہ نہیں کہا جائے گا۔ آپ کی عزیزہ کے شوہر جو دعویٰ کر رہے ہیں کہ انھوں نے بذاتِ خود جادو کیا ہے اور ان کے جادو کے سبب فلاں فلاں واقعات ہوئے ہیں، یہ بھی ان کا وہم ہے۔ وہ اپنے آپ کو گنہگار کر رہے ہیں اور لوگوں کی تکلیف اور حادثات کو اپنے جادو کا نتیجہ قرار دے کر گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ فی الحقيقة ان حادثات کا تعلق ان کے عمل سے نہیں ہے۔ اس لیے آپ کسی قسم کی پریشانی کا شکار نہ ہوں۔ آپ کا اور آپ کی عزیزہ اور خاندان کا روایہ اسلام کے مطابق ہے اور شوہر اور ان کے خاندان کا روایہ شریعت سے ہٹا ہوا ہے۔ ان کو چاہیے کہ وہ وہم کے دباؤ سے اپنے آپ کو آزاد کریں۔ شرعی ثبوت کے بغیر کسی پرجادو اور کسی دوسرا جرم کا الزام عاید نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو تعیین گندوں اور جادو کے وہم سے نکالے۔ بہت سے گھر اس وہم اور بدگمانی کی وجہ سے اجز گئے ہیں۔ آپ کی عزیزہ کے شوہر کی بدگمانی کو اللہ درکرے۔ اس کو اور اس کے بچوں کو ظلم سے محفوظ فرمائے۔ آمین! (مولانا عبدالمالک)

مجاہدین کی آڑ میں مفاد پرست

س : مجاہدین کی صفوں میں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو یا تو جہاد فی سبیل اللہ کے مقصد اور فلسفے سے ناواقف ہوتے ہیں یا اپنے کسی مفاد کی خاطر جہادی تنظیموں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ان کی وجہ سے بعض اوقات مجاہدین کو عوامی سطح پر بہت نقصان پہنچتا ہے۔ اس کی روک تھام کیسے ہو؟ ان سے کیا سلوک کیا جائے اور کیا حکمت عملی اختیار کی جائے کہ دشمن ایسے افراد کو ہماری صفوں میں بھیج کر انتشار نہ پیدا کر سکے؟

ج: آپ کے سوال میں تین اہم پھلو ہیں۔ ایک کا تعلق جہاد فی سبیل اللہ کے مقصد اور ایسے افراد سے ہے جو اس مقصد سے صحیح طور پر آگاہ نہ ہوں۔ دوسرا پھلو ایسے افراد کی پیچان سے ہے جو محض دخاوے اور اپنے ذاتی مفادات کے حصول کے لیے ساتھ شامل ہو جائیں۔ ایسے افراد سے ہمارا طرز عمل کیا ہو۔ اور آخری بات جو آپ نے اٹھائی ہے کہ اگر ایسے افراد کو پیچان لیا جائے تو آئندہ پیش بندی کے لیے کیا اقدامات کیے جائیں۔

سب سے پہلے یہ بات سمجھ لیجیے کہ جہاد فی سبیل اللہ کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خوشی اور رضا مندی کے لیے مجبور، محکوم و مظلوم انسانوں کو ظلم سے نجات دلانا اور ان کے حقوق بحال کرنے کے لیے اپنی جان اور مال کے ساتھ جدوجہد کرنا ہے۔ یہ ایک اجتماعی فریضہ ہے اور جب بھی امت مسلمہ کے کسی گروہ کو محکوم بنا لیا جائے، اس پر ظلم کیا جائے تو صاحب استطاعت افراد پر ان کی امداد کرنا اور انھیں نجات دلانے کے لیے جدوجہد کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ سورہ نساء میں ارشاد ہوتا ہے: ”اور تحسین کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کے لیے جنگ نہیں کرتے جو دعا کر رہے ہیں کہاے رب، ہمیں اس ظالم باشندوں کی بستی سے نکال اور ہمارے لیے اپنے پاس ہمدرد پیدا کر اور ہمارے لیے اپنے پاس سے مددگار کھڑے کر۔“ (النساء: ۳۹)

جہاد کے آغاز کے بعد مجاہدین کی صفوں میں اگر ایسے افراد بھی شامل ہو جائیں جو بظاہر تو جہاد کی غرض سے آئے ہوں، لیکن ان کا اصل مقصد مجاہدین کی صفوں میں انتشار پیدا کرنا یا اپنے مفادات کا حصول ہو؛ تو عام حالات میں کسی کے لیے یہ کھون لگانا آسان نہیں ہو گا۔ کیونکہ دلوں کے حال سے تو صرف اللہ ہی واقف ہو سکتا ہے۔ البتہ اگر ان کا طرز عمل مشتبہ ہو تو ان پر مگر انی رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ شریعت کے احکام کا نفاذ ظاہر پر ہے باطن پر نہیں۔ اگر ان کی نقل و حرکت سے ثابت ہو جائے کہ وہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور دشمن اسلام قوتوں کے اشارے پر تحریکی کارروائیاں کر رہے ہیں تو پھر باقاعدہ تحقیق کے بعد ثبوت ملنے پر اور ان کو صفائی کا موقع دے کر انھیں جماعت سے علیحدہ کیا جائے۔ محض شہبے کی بنا پر کسی کے خلاف کارروائی کرنے کی کوئی مجبویت اسلام میں نہیں ہے؛ بلکہ قرآن کریم واضح طور پر اہل ایمان کو حکم

دیتا ہے کہ کسی فاسق کی اطلاع پر وہ کوئی ایسا اقدام نہ کر بیشیں جس کے بعد انھیں شرمندگی ہو۔ جو لوگ درپرداز مخالفین اسلام کے ساتھ ہوں، لیکن ان کے ظاہری اعمال ایسے ہوں جو ایک مومن سے متوقع ہیں، ایسے افراد کے بارے میں قرآن و سنت سے جو ہدایات ملتی ہیں، ہم عموماً ان کی پابندی نہیں کرتے۔ کسی کے بارے میں اُڑتی ہوئی اطلاع پر اعتماد کر کے اس کے نشر میں مصروف ہو جانا ایک منافق کا کام ہے۔ عبداللہ ابن ابی جونماز روزے اور دیگر اسلامی عبادات کا پابند اور صحابہؓ کی جماعت میں شامل تھا۔ قرآن و سنت سے یہ ہدایت نہیں ملتی کہ اسے مارو پیشویا قتل کر دو کہ وہ منافق ہے، بلکہ انھی کے صاحبزادے اور آخحضورؐ کے جان شار صحابیؓ نے آپؐ سے اپنے منافق باب کے قتل کی اجازت طلب کی تو رحمۃ للعلیمینؐ نے اس سے منع فرمادیا۔

اتی واضح اور مستند سنت کے باوجود آج کسی حافظ قرآن یا داعی کے بارے میں کہیں صرف یہ افواہ اڑا دی جائے کہ اس نے کسی صحابی کے بارے میں نازیبا کلمات استعمال کیے ہیں، یا وہ کسی جماعت مجاہدین کے سربراہ کے بارے میں یہ بات کہتا ہے، تو بغیر کسی تحقیق کے ہم وہ کچھ کربیثتیں ہیں جس کی اجازت ایک منافق بلکہ مشرک کے بارے میں بھی نہیں ہے۔

اس لیے جماعت مجاہدین ہو یا کوئی دوسری تنظیم جو اسلام کے اصولوں پر قائم ہوئی ہو، اس میں افواہوں، نجومی، غیبت اور بلا تحقیق الزامات لگانے کی کوئی سمجھایش نہیں ہے۔ یہ بات سمجھ لیجیے کہ دین کا مدععاً اصلًا، تربیت و فلاح ہے۔ وہ زبردستی کسی نہ کسی عذر سے خواہ نجوہ افراد کو تعذیب، تکلیف اور تحریر دینے کا قاتل نہیں ہے۔ ہاں، جہاں بربانے تحقیق ایک جرم ثابت ہو جائے اور بات محض الزام کی نہ ہو، وہاں اسلام خخت سے سخت سزا دیتا ہے۔ اسی لیے ایسے جرام کی سزا خنثی نہیں، بلکہ سرعام دی جاتی ہے، تاکہ وہ محض سزا کا کام نہ کرے بلکہ معاشرے میں برائی کو روکنے اور کم کرنے کا مؤثر ذریعہ بن سکے۔

عوامی سطح پر جو چیز اہمیت رکھتی ہے وہ خلوص، قربانی اور دینی ہدایات پرحتی المقدمة عمل ہے۔ بلاشبہ پہلی کی مہم بعض اوقات اچھے خاصے بھلے افراد کی تصویر کو سخ کر دیتی ہے۔ لیکن حق بہرحال آخر کار غالب آتا ہے، مثلاً مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے حوالے سے یہ بات پھیلا دی گئی کہ وہ جہاد کشمیر کو درست نہیں سمجھتے، جب کہ ان کی تحریریں نہ صرف جہاد کی سب سے

زیادہ پڑھو جایت کرنے والی ہیں، بلکہ بیسویں صدی میں جرأۃ اور بغیر کسی مدافعانہ ذہنیت کے قرآن و سنت کی بنیاد پر جہاد کو ایک اصلاحی عمل اور فریضہ قرار دیتے ہوئے اس کی اشاعت کرنے والی ہیں۔ خود ان کی برپا کردہ جماعت نے جہاد کشمیر کو مقبولہ اور آزاد کشمیر ہی میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں متعارف کرایا اور اس کے لیے عالمی مہم چلائی۔

ایسے افراد پر بھی جو کسی جماعت کی صفوں میں انتشار پھیلانے کے لیے داخل ہوں، دعوتی کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اس بات کا تو یہ امکان رہتا ہے کہ وہ تربیت و اصلاح کے عمل سے گزرتے ہوئے اپنی غلط روشن سے تائب ہو کر خلوصی دل کے ساتھ اہل حق کی جماعت میں شامل ہو جائیں اور وہ اپنے ذاتی مفاد کے بجائے امت کے مفاد کے لیے اپنی جانیں اور اپنا مال بطور نذر انسانہ پیش کر دیں۔ اس لیے ان کو بھی مسلسل خلوصی دل کے ساتھ دعوت دین دیتے رہنا چاہیے۔ (۱-۱)

ایک معیاری تعلیمی درسگاہ

معیاری تعلیم اور اسلامی تربیت کے ذریعے ایکسوی صدی کی قیادت

غزالی ڈگری کالج برائے خواتین لاہور



ایف اے، ایف ایس ہی
آئی ہی ایس، آئی کام
بی اے، بی ایس ہی

لاہور پورڈ اور
چناب یونیورسٹی سے الحاق شدہ

اعلان داخلہ

- معیاری تعلیم ○ اسلامی تربیت و تحریرت
- پڑھنے اور مختصر نساف

○ کب بند

- ہوٹل کی سہولت (زندگی کی جدید سہولیات سے آرستہ اسلامی ماحدل)
- میٹرک میں 80% یا زائد نمبروں کی حامل طالبات کیلئے کارچپ (ذرا کمتر)

جناب لیافت بلوج (ایم این اے) جیزبرمن غزالی الجکشنس ٹرست سید وقار عاصم ٹائم ٹیکسٹ (سکریپٹ جرل غزالی الجکشنس ٹرست)

042-5850966 فیکس: 5119679 نون: ٹاؤن شپ لاہور: 13 کانٹ روڈ بند کھوکھر چوک،